پریس کانفرنس بروز جمعہ 25 اگست برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا: **ہمیں برازیل میں جوزیادہ تر عیسائی ہیں، انہیں یہ بات سمجھانے میں مشکل ہوتی ہے کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے جبکہ قرآن مجید میں بعض آیات ہیں جن میں شدّت پسندی پائی جاتی ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کیا آپ کے پاس وہ سورتیں یا آیات ہیں جن میں یہ ذکر ہے؟ اگر آپ اسلام کی تاریخ دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ مکّہ میں تیرہ سال تک مصائب وشدائد برداشت کرتے رہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ نے مدینہ ہجرت کی۔ آپ کے مدینہ ہجرت کرنے کے ڈیڑھ سال بعد کفار مکّہ نے آپ پر پھر حملہ کیا۔ تیرہ سال تک صبر سے برداشت کرنے کے بعد تب کہیں جا کر انہیں اپنے پر ہونے والے حملہ کا جواب دینے کی اجازت ملی اور یہ پہلی اجازت تھی جو مسلمانوں کو جوابی حملہ کرنے کی دی گئی کہ کفار مکّہ جس طرح حملہ کرتے ہیں اسی طرح کا انہیں جواب دیا جائے۔ اس کا ذکر سورۃ نمبر **22** اور آیات نمبر **40** اور **41** میں ہے۔ اس میں ہے کہ اب تمہیں لڑائی کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اگر انہیں اب بھی نہ روکا گیا تو کوئی بھی یہودی معبد خانہ، کلیسا، مندر اور مسجد محفوظ نہیں رہے گی۔ جب اجازت دی گئی تو یہ مذہب کو بچانے کے لیے دی گئی۔ آیت میں معبد خانوں، چرچوں اور مندروں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں مسجدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام بے مقصد لڑائی کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے بعد بھی آپ دیکھ لیں کہ تمام جنگیں اور جنگجو ماحول کفار مکّہ کی طرف سے پیدا کیا گیا اور پھر مسلمانوں نے صرف اس کا دفاع کیا۔ اس لیے تمام وہ آیات جن میں دفاعی جنگوں کی اجازت دی گئی یا جن میں اس سے روکا گیا اس کی حکمتیں ہیں۔ یہ احکام بغیر حکمت کے نہیں ہیں جیسا کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان دہشتگرد گروپس کر رہے ہیں۔ یہ صرف اسلام ہی نہیں ہے جو اپنے دفاع کی اجازت دیتا ہے بلکہ توریت میں بھی پانچ ہزار سے زائد آیات ہیں، یہاں تک کہ انجیل میں بھی کچھ آیات ہیں جن میں لکھا ہے کہ جب تم پر ظلم کیا جائے تو اس کا مقابلہ کرو باوجود حضرت مسیح ناصریؑ کی اس تعلیم کے کہ جب کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم دوسرا بھی آگے کردو۔ یہ صرف جیسا کروگے ویسا بھروگے اصول کے مطابق ہے ورنہ مسلمانوں کو کبھی بھی جنگ شروع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مذہب کے حوالہ سے تو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ اس میں کوئی جبر نہیں ہے۔ میں اس حوالہ سے اسلام کی اصلی تعلیمات کل سہ پہر کے سیشن میں بیان کروں گا۔

❁ **جرنلسٹ نے اپنا تعارف کروایا کہ اس کا تعلق SWR سے ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت لبرل جماعت ہے، ہم جنس پرستی کے حوالہ سے آپ کا کیا موقف ہے، اگر کوئی ایسا شخص آتا ہے تو کیا آپ اسے قبول کریں گے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میری مقدس کتاب قرآن مجید کہتی ہے کہ یہ ایک برا فعل ہے، یہاں تک کہ بائبل بھی لوط کی قوم کے حالات بیان کرتی ہے اور قرآن مجید کے مقابل میں زیادہ تفصیل سے ذکر کرتی ہے۔ تو ایک ایسا فعل جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا تو اس کے پیغمبر جن کو اس نے بھیجا ہے اور اس کی مقدس کتاب میں بھی اسے پسند نہیں کیا گیا تو پھر مذہبی آدمی ہونے کے ناطے میں اسے کیسے پسند کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مَیں یہ بھی نہیں کہتا کہ ان کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا: **حضور اقدس یہاں جرمنی میں دو مساجد ایسے مسلمانوں کی ہیں جو اپنے آپ کو لبرلز کہتے ہیں، اس میں مرد اور عورتیں اکٹھے نمازیں پڑھتے ہیں اور یہ ہم جنس پرستی کو بھی جائز سمجھتے ہیں، کیا یہ ایک گمراہ کن راستہ نہیں ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دیکھیں جہاں تک شانہ بشانہ مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ غلط طریق ہے۔ مرد اور عورتیں آنحضرت ﷺ کے دَور میں ایک ہی ہال میں نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن طریق یہ ہوتا تھا کہ مرد آگے کھڑے ہوتے تھے اور عورتیں ان کے پیچھے کھڑی ہوتی تھیں اور اس کے پیچھے ایک منطق اور حکمت ہے اگر میں وہ بیان کروں تو کافی وقت لگ جائے گا اور جو وقت اس پریس کانفرنس کے لیے ہے وہ کم پڑ جائے گا۔ تو بہرحال یہ درست نہیں ہے۔ لیکن ایک کمرے میں وہ نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یوکے میں ایک سیاستدان ملے تھے جو کہ ایک پارٹی کے لیڈر بھی ہیں انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا میں نے انہیں بھی یہی جواب دیا تھا کہ یہ آنحضرت ﷺ کے دَور میں ہو چکا ہے لیکن اب عورتوں کے آرام کے لیے کہ وہ خود علیحدہ ہال یا کمرے میں زیادہ آسانی محسوس کرتی ہیں اور زیادہ آزادی کے ساتھ اپنے برقعے اتار کر عبادت کر سکتی ہیں۔ ورنہ انہیں برقعہ اور پردہ کرنا پڑتا ہے مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے تو یہ ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

دوسرا جہاں تک ہم جنس پرست کے مسجد میں آنے کا تعلق ہے تو اگر کوئی مسلمان ہم جنس پرست مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہتا ہے تو ہمیں اسے روکنا نہیں چاہیے اور نہ ہم اسے روک سکتے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں پتا کہ ہماری مساجد میں کتنے ہم جنس پرست آتے ہیں۔ کوئی بھی یہ اعلان نہیں کرتا کہ میں ہم جنس پرست ہوں اور اگر کسی نے یہ اعلان بھی کر دیا ہو تو بھی ہم اسے نہیں روک سکتے۔ اگر وہ نماز کے لیے آنا چاہتے ہیں تو آئیں۔

❁ جرنلسٹ نے مزید سوال کیا کہ **اگر کوئی مسلمان ایسی (لبرلز کی) مسجد میں جاتا ہے تو کیا آپ مسلمان ہی سمجھیں گے یا مرتد اور کافر؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم کسی کو اس وقت تک مرتد نہیں کہہ سکتے جب تک وہ اس مذہب سے خود لاتعلقی کا اظہار نہ کرے۔ آپ اسے ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہتا ہے، **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** حتی کہ جو صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کا اقرار ہی کر لے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد لاشریک ہے تو ہم اسے نہیں کہہ سکتے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ ہم اصل میں لبرل نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں ہم قدامت پسند ہیں۔ ہم ان اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو پیغمبرِ اسلام ﷺ پر نازل ہوئی تھیں اور جن پر انہوں نے عمل فرمایا۔ آجکل جو اپنے آپ کو قدامت پسند کہتے ہیں وہ اصل میں قدامت پسند نہیں ہیں بلکہ اسلام کی سچی تعلیمات سے منحرف ہیں۔

❁ **ایک جرنلسٹ نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ اٹلی سے آئی ہے اور اٹلی میں اسلام جو دہشتگردی کے ساتھ منسوب ہے اس پر بڑی بحث ہو رہی ہے، گزشتہ دنوں جو دہشتگردی کے واقعات بھی ہوئے ہیں، تو آپ کے نزدیک جہاد کا کیا تصور ہے اور آپ اسلام کے نام پر اس دہشتگردی کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اور میرا ایک اور سوال بھی ہے۔.......**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پہلے آپ کے اس سوال کا جواب دے دوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا یہ جہاد ہے؟ دیکھیں اٹلی اور بارسلونا میں ہلاک ہونے والوں میں مسلمان بھی شامل تھے۔ ان میں کچھ پاکستانی بھی تھے، آسٹریلیا، افریقہ اور امریکہ سے بھی تعلق رکھنے والے تھے۔ بہرحال ہلاک ہونے والوں میں مسلمان بھی تھے اور یہ جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی صرف اس صورت میں اجازت ہے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اگر آپ پر غیر مسلموں کی طرف سے حملہ کیا جائے۔ اسلامی جہاد تب ہی ہوگا ناں جب اسلام پر حملہ کیا جائے اور آجکل کوئی ایسی حکومت نہیں ہے جو اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہو یا اسلام کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہی ہو، اس لیے اس قسم کا جہاد، جہاد نہیں ہے۔ یہ صرف مایوس لوگوں کے ذریعہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے اور انہیں ایسے نام نہاد علماء شدت پسندی سکھاتے ہیں جو قرآن مجید کے اصل معانی بھی نہیں جانتے۔ ہم ہمیشہ ایسے بُرے افعال کی کھل کر مذمت کرتے ہیں۔

❁ جرنلسٹ نے اپنا دوسرا سوال کرتے ہوئے پوچھا **کہ آپ تو ایسا نہیں کرتے جبکہ اٹلی میں اور جرمنی میں بھی مسلمان کھل کر ایسے واقعات کی مذمّت نہیں کرتے .... آپ انہیں کیا کہیں گے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

وہ ایسے واقعات کے خلاف کھل کر اظہار نہیں کرتے، لیکن ہم تو کھل کر ایسے واقعات کی مذمّت بھی کرتے ہیں اور اظہار بھی کرتے ہیں۔ میں صرف اپنی کمیونٹی کے بارہ میں ذمہ دار ہوں۔ مَیں دوسروں کو مجبور نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں جب کسی برے فعل کے خلاف اظہار کا موقع ہو تو ایسا کرنا چاہیے اور یہ ہم آہنگی ہے۔ ہم آہنگی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک ہم ایسے اقدامات میں شریک نہ ہوں۔ یہی ہم آہنگی اور اصل Integration ہے اور یہ دونوں ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ایسے کاموں میں شریک ہوں۔

❁ **میسیڈونیا سے آنے والی ایک جرنلسٹ نے پوچھا: ایسے مواقع کی کتنی اہمیت ہے جن میں لوگ پیار محبت اور اپنے مذہب کے بارہ میں بتا سکیں جبکہ جنگ دنیا پر منڈلا رہی ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو بنیادی مقاصد کے لیے بھیجا گیا ہوں اور یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے کہ ایک تو لوگوں کو اپنے خالق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور دوسرا یہ کہ اپنے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس لیے کہ اگر دوسروں کے حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے اور پُرامن طریق پر اس دنیا میں رہنے کی کوشش کی جائے تو یہی پیار، محبت ہے۔ اور پیار محبت کے بغیر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

❁ جرنلسٹ نے **پوچھا کہ کیا اس مغربی معاشرہ میں**

آپ کی کمیونٹی بڑھ رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کم نہیں ہو رہے۔ ہم بڑھ رہے ہیں، افریقہ، ایشیا، یورپ، عرب دنیا، امریکہ میں، کچھ چاہے تین چار لوگ ہمارے ساتھ جرمنی میں شامل ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ فرانس، ہالینڈ، بیلجیم اور یوکے میں بھی شامل ہو رہے ہیں، کم از کم ہم بڑھ تو رہے ہیں اور اس کا اندازہ یہاں ہمارے جلسہ میں حاضری سے بھی ہو سکتا ہے۔ پانچ سال قبل حاضری صرف پندرہ ہزار تھی اور آج یہاں نماز کے وقت تقریباً 23 ہزار تھی اور آخری دن مزید بڑھ جائے گی۔ اگرچہ یہاں مہمان بھی شامل ہونے آتے ہیں لیکن یہاں اکثریت، ننانوے اعشاریہ ننانوے فیصد احمدیوں ہی کی ہے۔ پس ہم بڑھ رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے کہ ہم نے اسلام کا اصل پیغام پھیلانا ہے اور ہم یہ پھیلا رہے ہیں اور بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقصد کے لیے بھیجا ہے کہ میں تمام دنیا میں اسلام کی سچی تعلیمات پھیلاؤں اور یہی ہمارا فریضہ ہے اور ہم اسے بجا لا رہے ہیں اور اسی مشنری ورک کے نتیجہ میں ہم پھیل رہے ہیں اور ہم اس کے نتیجہ میں لوگوں کو کوئی پُرکشش آفر یا فائدہ نہیں دیتے کہ اگر آپ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ تو ہم آپ کو یہ دیں گے۔ صرف ایک فائدہ جو ہم انہیں بتاتے ہیں یہ ہے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے زیادہ قریب ہو جاؤ گے اور دوسرا یہ کہ اپنے بنی نوع انسان ساتھیوں کے حقوق ادا کرو اور یہی میرے آج کے خطبہ کا خلاصہ تھا۔

❁ **میسیڈونیا سے آنے والی ایک اور جرنلسٹ نے پوچھا کہ عزت مآب حضور کیا آپ دوسرے مذاہب اور خصوصاً عیسائیت کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں کچھ بتائیں گے، کیا آپ دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان شادی کی اجازت دیتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اصل تعلیم ہر مذہب کی سچائی پر مبنی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی اور ایک ہی تھی، چاہے وہ عیسائیت ہو، یہودیت ہو۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہر ملک و قوم میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء آئے ہیں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ایک مسلمان کو ان تمام انبیاء پر ایمان لانا چاہیے۔ ہم ہمیشہ بین المذاہب ڈائیلاگ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بانی جماعت احمدیہ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ایک ہال تعمیر کروں جہاں میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام رہنماؤں کو بلاؤں تا کہ وہ اپنے مذاہب کے بارہ میں بات کر سکیں۔ پس ہم اس لحاظ سے کھلے ذہن کے ہیں۔ ہم ہر سال دنیا کے مختلف حصوں میں بین المذاہب سیمینارز منعقد کرتے ہیں۔

❁ **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضرت مسیح ناصری کے بارہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ یہاں تک کہ بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میں مثیلِ عیسیٰ بن کر آیا ہوں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد آئے تھے تا کہ تمام یہودیوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر سکیں اور وہ بہت پر امن اور ہمدرد انسان تھے اسی طرح بانی جماعت احمدیہؑ نے فرمایا کہ میں بھی ایسا ہی ہوں اور میں مسیح محمدی ہوں۔ جب کہ میں مثیل عیسیٰ ہو کر آیا ہوں تو میں کیسے ان کی شان میں گستاخی کر سکتا ہوں۔ یہ بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ سو یہ ہمارا عیسائیت کے بارہ میں اعتقاد ہے۔ جہاں تک پوپ کی حیثیت کا تعلق ہے تو میرے نزدیک اسلامی اصطلاح میں پوپ عیسیٰ یا مسیح ناصری کے خلیفہ ہیں۔ دیکھیں یہ بھی مسیح ناصریؑ کی نیابت کا سلسلہ ہے۔ کیتھولکس یہی ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس نیابت کو ہم خلافت کہتے ہیں۔

❁ **ZAF کی نمائندہ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں نے پڑھا ہے کہ احمدی جس ملک میں رہتے ہیں اس سے پیار کرتے ہیں، اس ملک کے قانون اور اقدار کی حفاظت کرتے ہیں، آج مجھے پتا چلا ہے کہ مرد عورت سے ہاتھ نہیں ملا سکتے، کیا یہ تضاد نہیں ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:- یہ بہت عام سوال ہے جو مجھ سے بہت سے مواقع پر پوچھا جاتا ہے۔ کیا یہی ایک بات ہے جو ہمیں اس معاشرے میں مدغم (Integrate) کر سکتی ہے؟ ایک دفعہ سویڈن میں ایک جرنلسٹ نے مجھ سے یہ سوال پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ اگرچہ میں اپنی مذہبی تعلیم کی بناء پر آپ سے ہاتھ نہیں ملاتا لیکن جب کبھی کوئی ایسا وقت آیا کہ آپ کو میری مدد کی ضرورت ہوئی اور آپ کسی مشکل میں ہوئی تو آپ مجھے مدد کرنے والوں میں سے سب سے آگے پاؤ گی۔ سو یہ Integration ہے۔ Integration کا مطلب ہے کہ اپنے ملک سے پیار کرو، اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کی بہتری کے لیے کوشش کرو۔ ہمیں ملک کے قانون کا احترام کرنا چاہیے۔ ہمیں ملک کے ہر شہری کی عزت کرنی چاہیے۔ ہمیں اس ملک کی ہر چیز کا احترام کرنا چاہیے، یہ اصل Integration ہے۔ یہاں تک کہ یہودیت میں، توریت کی تعلیم کے مطابق یہودی عورت سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ ابھی حال ہی میں امریکہ سے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے گھر کے پاس ایک یہودیوں کا معبد خانہ ہے اور وہاں کے راہب نے اعلان کیا کہ وہ عورتوں سے ہاتھ نہیں ملائے گا۔ تو کسی شخص نے کوئی سوال نہیں اٹھایا کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ Anti-Semitism کے قانون کی خلاف ورزی ہو جائے گی۔ اگر یہ مسئلہ مسلمانوں کے معاملہ میں پیش آئے تو آپ بڑی بہادری سے سوال کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں اور اس کا جواب دینے کے لیے تیار رہیں۔

❁ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: **السلامُ علیکم حضور! آپ ایک عرصہ سے تیسری جنگ عظیم چھڑ جانے کے حوالہ سے دنیا کو خبردار کر رہے ہیں، اس حوالہ سے یہ بتائیں کہ مسلمان ممالک اس جنگ کے کتنے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسلمان ممالک تو ذمہ دار ہیں کیونکہ وہی وجہ بن رہے ہیں اور دوسرے لفظوں میں وہاں سے جنگ شروع ہو چکی ہے۔

(چونکہ یہ سوال اردو زبان میں تھا، اس کا اردو میں جواب دینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب انگریزی میں دوسروں کے لیے بیان فرمایا)